## سوال

(125)فاحشہ عورت جو زنا کی کمائی سے گزارہ کرتی ہے       الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بازاری عورت فاحشہ جو زنا کی کمائی سے گزارہ کرتی ہے۔ مسجد میں تیل ڈالتی ہے۔ اور اس کو اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرتی ہے۔ کیا یہ عمل اس کے گناہوں کا کفارہ ہوسکتا ہے۔ اور کیا اس صریحا ناپاک کمائی کا تیل دوسرے لوگوں کی مسجد میں ڈالے ہوئے تیل میں شامل ہو کر مسجد میں نماز وتلاوت قرآن شریف کے واسطے شرعا استعمال ہوسکتا ہے۔ کیا امام مسجد یا کوئی اور حاضر الوقت مسلمان اس فاحشہ عورت کو تیل ڈالنے سے روک دے۔ اور اگر وہ عورت نہ رکے تو ایسی صورت میں متولی مسجد کو کیا کرنا چاہیئے۔ قرآن وحدیث سے جواب مطلوب ہے۔ اور اس سوال کے جس قدر پہلو یا حصے ہیں۔ ان میں سے جواب دیتے وقت کوئی بھی نظر انداز نہ کیا جاوے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحکم حدیث مہر البغی خبیث ((مشکواۃ باب الکسب) زانیہ کی کمائی حرام ہے۔ اور بحکم حدیث لا تقبل الا الطیب (ایضاً باب الکسب) حرام کمائی قبول نہیں یعنی اس کا ثواب ملطلق کوئی نہیں دونوں حدیثوں کے ملانے سے یہ تیجہ نکلتا ہے۔ کہ ایسے تیل سے انفرادا یا دوسرے سے لا کر بھی کسی طرح اس کو مسجد میں جلوانا یا اس سے فائدہ اُٹھانا حلال نہیں۔ ہر ایک شخص مسلمان کا فاحشہ عورت کو روکنے کا اسی طرح حق ہے جس طرح کتے اور سور کو مسجد میں آنے سے روکنے کا حق ہے۔ اگر نہ روکے تو متولی اس کے تیل کو نالی میں پھینک دے۔ جیسے کہ ایک حدیث میں ایک نو مسلم کے بارے میں آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تیرا ایمان تو قبول کرتا ہوں لیکن تیرا مال قبول نہیں کرتا۔ (اہل حدیث امرتسر 3 رجب سن 1337ھ)

(فتاوی ثنائیہ۔ جلد2 391-392)

فتاویٰ علمائے حدیث

# جلد14ص110

محدث فتویٰ